ایک مسجد میں ایک سے زیادہ جماعتیں کروانا

مجیب: ابوالحسن ذاکر حسین عطاری مدنی

فتوی نمبر:WAT-1604

تاریخ اجراء: 12شوال المکرم1444ھ/03مئی2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

میرا سوال یہ تھا کہ ایک مسجد میں ایک سے زیادہ جماعتیں کروائی جاسکتی ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مسجد محلہ جس کے لیے امام اور جماعت مقرر ہو، جب اس کے اہل محلہ اس میں اذان اور اقامت کے ساتھ مسنون طریقہ سے جماعت کے ساتھ نماز پڑھ لیں، تو اب دوبارہ اسی کیفیت پر دوسری جماعت قائم کرنا مکروہ ہے، البتہ محراب سے ہٹ کر اذان کا اعادہ کیے بغیر دوسری جماعت کر سکتے ہیں، اقامت کہنے میں حرج نہیں۔

نوٹ: یہ یاد رہے کہ مخصوص شرائط کے ساتھ مرد پر مسجد میں جماعت اولی کے ساتھ نماز پڑھنا واجب ہے اور شرعی رخصت کے علاوہ، محض سستی کی بنا پر مسجد کی جماعت اولی چھوڑنا جائز نہیں۔ لہذا جماعت ثانی کی امید پر جماعت اولی کو بلا وجہ شرعی چھوڑنے کی اجازت نہیں ہے۔

اور شارع عام کی مساجد جن کے نمازی مقرر نہیں ہوتے، اسی طرح بازاروں اور اسٹیشن وغیرہ کی مساجد، جہاں لوگ آتے رہتے ہیں، اور نماز پڑھ کر چلے جاتے، ہیں، ان کا حکم یہ ہے کہ وہاں اذان و اقامت کے ساتھ بھی دوسری جماعت قائم کرنے میں حرج نہیں، بلکہ یہی افضل ہے کہ جو گروہ آئے وہ نئی اذان و اقامت کے ساتھ جماعت کرے۔

بہار شریعت میں ہے: " مسجدِ محلہ میں جس کے لیے امام مقرر ہو، امام محلہ نے اذان و اقامت کے ساتھ بطریق مسنون جماعت پڑھ لی ہو تو اذان و اقامت کے ساتھ ہیأت اُولیٰ پر دوبارہ جماعت قائم کرنا مکروہ ہے اور اگر بے اذان جماعتِ ثانیہ ہوئی، تو حرج نہیں جب کہ محراب سے ہٹ کر ہو۔ ہیاءت بدلنے کے لیے امام کا محراب سے دہنے یا بائیں ہٹ کر کھڑا ہونا کافی ہے، شارع عام کی مسجد جس میں لوگ جوق جوق آتے اور پڑھ کر چلے جاتے ہیں یعنی اس کے نمازی مقرر نہ ہوں، اس میں اگرچہ اذان و اقامت کے ساتھ جماعتِ ثانیہ قائم کی جائے کوئی حرج نہیں، بلکہ یہی افضل ہے کہ

جو گروہ آئے نئی اذان و اقامت سے جماعت کرے، یوہیں اسٹیشن و سرائے کی مسجدیں۔"ملخصاً(بہارشریعت، ج01، ص583، مطبوعہ:مکتبۃ المدینہ)

امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:"پانچوں وقت کی نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ واجب ہے۔ایک وقت کا بھی بلاعذر ترک گناہ ہے۔"(فتاویٰ رضویہ، ج7، ص194، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

اسی فتاوی رضویہ میں فرمایا:"اقول لسنا نبیح تعمد ترک الجماعۃ الأولی اتکالا علی الاخری فمن سمع منادی اللہ ینادی ولم یجب بلا عذر اثم وعزر"یعنی میں کہتا ہوں: ہم جماعت اولیٰ کے عمداً ترک کو دوسری جماعت پر بھروسا کی بناء پر مباح قرار نہیں دیتےاور جس شخص نے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلاوا سُنااور اس نے اسے قبول نہ کیا وہ گنہگار ہوگا اور وہ قابل تعزیر ہے۔(فتاوی رضویہ، ج7، ص162، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

فتاوی رضویہ میں ہے:"مسجدِ محلّہ میں جماعت ثانیہ کے لئے اعادہ اذان منع ہے تکبیر میں حرج نہیں۔"(فتاوی رضویہ، ج05، ص156، مطبوعہ:رضافاؤنڈیشن لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net